جلد ۱۰ | بمبئی بیست و دو شنبہ ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء | نمبر ۳۹

مقدمۃ الجیش

حد کر دی

بنگالہ کے ہندوؤں نے عہد کر لیا کہ بدیسی چیز
خریدنا موقوف کر دیں گے۔ اسپرٹ بجا ہو رہے
ٹھہرایا کہ ہر ایک شخص کی حجامت بھی بنانے
جو ولایتی چیز کا استعمال کرے یہ تمام تحریک
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہندوستانی [illegible] نہیں کریں گے۔

بمبئی کونسل کی ممبری

[illegible]
کونسل [illegible]
[illegible]
ممبر ہو گا۔ اگر کوئی ایک مسلمان ممبر ہو تو
[illegible] شخص ہو جو تعلیم یافتہ ہو
[illegible]
[illegible] کونسل میں جا کر وہ ممبری
[illegible]
[illegible] کونسل میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک میان میں دو چھریان

پہلے ہندوستان [illegible]
[illegible] دن کی رات رات کا دن کر دے
[illegible] نہیں کر سکتا تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسلامی جلسوں میں عجیب شعبدے

ابتدا ہی سے ان جلسوں سے کچھ ایسے آثار نظر آنے لگے تھے کہ سمجھدار مسلمان پیشین گوئی کرتے تھے کہ یہ بیل کچھ منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی۔ شیخ ابراہیم حافظ کی کارروائیوں پر یہ اعتراضات ہوتے تھے کہ ایسے بڑے موقع پر ان کا جوش پیش ہونا خلاف مصلحت ہے۔ اسپر جب یہ کارروائی اوروں کے ہاتھ منتقل ہوئی تو کسیقدر ڈھارس بندھی تھی کہ اب جلسے بہت کچھ بارونق ہونگے مگر اس کارروائی میں شیخ ابراہیم حافظ کو بالکل ہی شرمندہ کرنا ہم نہیں چاہتے کہ کرسی تہذیب کرنی ہی وجہ داری لڑکوں کی چلبلاہٹ کی بنا پر تھا۔ ایک مسلمان جسنے جان توڑ کوشش کی کیا ایسی ہی قدردانی کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اور ایک مسلمان کی اس طرح خاطر شکنی کرنے والے کو کیا کوئی شخص جنٹلمین کہہ سکتا ہے کیا یہ بے اتفاقی اور خود غرضی نہیں ہے۔ دوسرا جلسہ ہوا جسمیں بہت کچھ چکنی چپڑی باتیں کی گئیں جسٹس بدرالدین کو پریسیڈنٹ مانا گیا اور انجمن اسلام کی سرپرستی قطعی کی تھی جسکے جلسہ کا اہتمام ہی الگ تھا وہ باتیں بھی تھیں وہ بھی تھی۔ انجمن اسلام سے قطع تعلق کیا گیا۔ مسٹر جسٹس بدرالدین کو صدر قائم رکھا گیا اور ان کو دینے لگا اور ایسے شاخسانے نکالے کہ جسٹس بدرالدین تو بڑے معزز آدمی ہیں کوئی کم حیثیت کا شریف حیثیت شخص بھی ایسی کرسی صدارت کو کبھی منظور نہ کرتا۔ جسٹس بدرالدین نے صدارت کا

عزت کھودی

بار بار پچھلے جلسوں میں مشاہیر شہر بہت ہی کم آئے اور جو آئے تھے انہوں نے بہت ہی کم کارروائی میں حصہ لیا۔ غرض کہ ان منتظم لوگوں نے جلسوں کو بالکل بچوں کا کھیل بنا رکھا تھا۔ کیا قومی کاموں میں یہی ہوا کرتا ہے کہ کام کرنے والوں اور معززین کو الگ کرکے آپ ہی خیر کا کھونا بنایا جائے۔ کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ ان جلسوں میں بعض لوگوں کی کارروائیاں بجز نفسانیت کے خود غرضی اور حسد کی بو نہیں آتی تھی۔ کیا ابراہیم حافظ کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دینا۔ اور انکو پھر کسی کارروائی میں شریک نہ کرنا قومی خیر خواہی تھی۔ کیا انجمن اسلام کی سرپرستی سے انکار کرنا۔ اور انجمن اسلام میں جلسہ نہ کرنا قومی خیر خواہی تھی کیا جسٹس بدرالدین کو صدارت سے انکار کر دینے پر مجبور کرنا قومی خیر خواہی تھی۔ اگر قومی خیر خواہی تھی تو پھر کیا تھا۔ شاید یہ رہا ہو کہ مشاہیر کی موجودگی میں ہمارا نام نہیں ہو سکتا۔ اگر واقعی یہی ادنیٰ خیال تھا تو افسوس ہے ان لوگوں پر۔ نہایت افسوس ہے ایسے جلسوں پر افسوس ایسے منتظموں پر جنہوں نے ذلیل کر دیا۔ نہایت افسوس ہے اس قومی بد خواہی پر اور صد ہزار افسوس ہے اس بات پر کہ قوم کو اور مسلمانوں کو ذلیل کرکے آپ عزت اور نام کی بانگیں ہم نہیں کر سکتے۔ گو تار کے بھی کیا ہوا کچھ نہیں مسلمانوں پر کم بھی اثر نہیں ہوا۔ مسلمانوں کو جو

شب براٴت کی تقسیم

کہتے ہیں کہ شب براٴت میں اللہ میاں کا بجٹ طیار ہوا کرتا ہے۔ اور سال آئندہ کے لئے لوگوں کی قسمتیں اور انکی روزی اور انکی ترقیاں۔ غرض کہ تمام نیک و بد حیات و موت کے فرمان نافذ ہو جاتے ہیں۔ اب یہ بجٹ ایسا تو نہیں ہے کہ آنریبل گوکھلے اسپر اعتراض کرنے کی ہمت کر سکیں۔ اسلئے کہ عقل انسانی سے تو یہ کیا نہیں ہوتا۔ پھر تو اللہ میاں کا اندازہ ہے جس کی نسبت یہ ہے کہ کسی سفارش کو اس میں ذرا بھی دخل نہیں۔ ورنہ یہی مشکل ہے کہ آنریبل ڈنلوپ سمتھ جیسے سفید ڈھلگے والی پولیس سے زیادہ بھی ملاقات ہے نہ جان پہچان ہے لیکن ذرا بھی نہ پہیڑ ہونے کی امید ہوتی۔ ہاں ہمیں بھی ملک سلک کی شہرت۔ ہاں اور دو جملوں کی خبر وہ ہوا ہو جبر بھی ہیں اور انکی سفارش کرنے والے بھی بہت ہیں۔ ہم چند مسلمانوں کی سفارش منظور کرتے اور سال آئندہ کی فتوحات کی سفارش کرتے۔ اسلئے کہ ہمنے بعض مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اپنے فائدہ کیلئے اپنے بھائی مسلمانوں کو ذلیل اور رسوا کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ان قومی خیر خواہوں میں سے بعضوں کو شمس العلما بعضوں کو فخر التجار اور خان بہادر وغیرہ خطاب مل جائیں اسلئے کہ ان کی کسی بات کی انکو ضرورت نہیں انکا پیشہ ہی یہ ہے۔ یہ سب پیشہ وری کی خوبیاں ہیں جو انہوں نے کیں۔ یہ خطابات کے بھوکے

رئیسوں کی قدردانی

دیسی اخبارات نے جو اپنے تئیں اپنی مٹی خراب کی ہے اس سے بعض وقت تو ایسا ہی جی چاہتا ہے کہ ان سوختہ بختوں کو قیامت کے بورئیے میں لپیٹ کر جھونک دینا چاہئے۔ دیسی اخبارات اپنی کم مائیگی اور حرص و ہوس کی وجہ سے عام طور پر رئیسوں کی نگاہ میں ذلیل و خوار ہو گئے ہیں۔ رئیس دیسی اخبار کے ایڈیٹر کو اپنے جدا امجد کا زرخرید (موروثی غلام) سمجھتا ہو اور نہیں تو مدح گو ضرور سمجھتے ہیں تو کوئی کلام نہیں۔ بالخصوص رئیسان کشمیر خود (حیدرآبادی) تو دیسی اخبارات کے ایڈیٹر کو اٹھائی گیرا، اچکا، ٹھگ سمجھتے ہیں۔

اسکی نسبت غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس خرابی کا باعث دیسی اخبارات کے چند ایڈیٹر ہیں۔ جو اپنی دو روز کی پیٹ بھرنے کی خاطر رئیسوں کی جوتیاں بھی سر پر رکھ لینے میں دریغ نہیں کرتے۔ کسی رئیس کو اخبار کا مذاق ہو یا نہو مگر وہ ہاتھ پاؤں جوڑ کر اور خدا رسول کے واسطے دے دے کر اخبار کا خریدار بناتے ہیں۔ اور جب وہ کسی طرح پھندے پر ہاتھ نہیں دھرنے دیتے تو یہ کہکے پھانستے ہیں کہ آپ ایک کوڑی بھی نہ دیں۔ مگر اخبار ملاحظہ تو فرمایا کریں۔ آپ کا نام ہمارے رجسٹر کے سرنامہ پر فخر دیگا۔ آپ کا اخبار ضرور لینا

ہمارے لئے باعث عزت ہے

عرض یہ ہے کہ عام طور پر یہ وبا پھیل گئی ہے کہ رئیس لوگ اول اخبار کی قیمت دینا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ اور اگر دیتے بھی ہیں تو ایسے جھینک جھینک کر کہ مالک اخبار کا تقاضے کرتے کرتے ہوا بھی ایک ہو جائے اور پیشگی دینا تو وہ لوگ حرام مطلق سمجھتے ہیں۔ اگر کسی رئیس سے پیشگی رقم طلب کی گئی۔ تو بس قیامت آگئی۔ قہر آگیا۔ بلا نازل ہوگئی تقاضہ سنتے ہی جامہ سے باہر ہوگئے ستار ہاتھ سے دے پٹکا۔ طبلہ کے بچے اڑا دئے۔ اور قاصد کو دیسی لال پیلی آنکھیں دکھائیں کہ گویا شہر بدر کرا دیں گے جیلخانے بھجوا دیں گے۔ چاہتیں پر شکوہ و نیگر ادھر نواب صاحب لال بھبوکا ہو گئے اور ادھر اہالی موالی دسترخوانی گرگے چمٹے۔ اور لگے نوابیت کی شان کا اظہار کرنے۔ کہ میاں اخبار کے مالک صاحب کو نواب صاحب بہادر کی شان کا کچھ خیال نہ آیا۔ جو پیشگی طلب کر بیٹھے۔ ہمارے نواب صاحب ہزاروں روپئے لٹانے والے وہ کیا اخبار کی رقم کھا جائیں گے۔ یہ روئیداد حوصلہ ایسی بڑی سرکار دکھاتی ہے جنکی عالی حوصلگی کا سکہ بیٹھا ہوا ہے چنانچہ نواب کمال خان صاحب بہادر کی بارہ دری دفتر نے چھپوا کر ان کو تحفہ نہیں بلکہ ساتھ ہی ہمیں اکرام نامہ نشانی کے کو بھیج ہیں (باقی آئندہ)

بنگالیوں کی دھاک بیٹھ گئی

کسی نے سچ کہا ہے کہ چیونٹی اگرچہ انتہا درجہ کی ضعیف و ناتوان ہے بلکہ اسکی موت جلد آتی ہے سب گرانے میں ملکیوں ہی اسلئے اکہ اس لشکر کا اتفاق اور اتحاد بے حد بڑھا ہوا ہے۔ ایک چیونٹی نے جدھر کو باندھا سارا لشکر پیچھے ہو لیا گر کر وہ سیلاب تباہ ہو کیا پر ادھر ادھر ثابت قدم رہتے ہیں مگر پیچھے ہرگز نہیں ہٹتیں یہی وجہ ہے کہ لوگ اس لشکر ضعیفہ کی یورش سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کوئی جماعت کیسی ہی تونمند ہو و دولتمند ہو لیکن اوسمیں اتفاق نہو تو اوسکا اثر کچھ بھی نہیں پڑسکتا۔ وہ کبر مگس چہ خستہ و چہ بیدار کی مصداق سمجھی جاتی ہے اور اگر کوئی قوم کیسی ہی غریب اور قلیل ہو لیکن اوسمیں اتفاق اور اتحاد ہو تو وہ بڑی ہیبت ناک سمجھی جاتی ہے چنانچہ بنگالیوں کی شورش پر لوگ پہلے تو ہنستے تھے کہ بیوقوف ہو گئے ہیں گھاس کھا گئے ہیں۔ ہاتھی سے گئے گذرے ہیں۔ اہل انگلستان کے مقابلے میں انکی ہستی ہی کیا ہے مگر اب بنگالیوں کی متحدہ کارروائی نے وہ رنگ پیدا کیا ہے کہ یورپ میں قوم بھی کہہ اوٹھی "اب رنگ لائی گلہری" منچسٹر کے بیوپاری بھی پارلیمنٹ کی توپوں سے زیادہ کر سیدھی نظر ہیں بنگالیوں کی شورش کو پہلے تو گیدڑ کی بھبکی سمجھے مگر اب جو انہوں نے دیکھا کہ کلکتہ میں کئی برس سے تو ہر آجکل میں واقع ہوئے ہیں جسمیں کروڑوں روپیہ کا ولایتی کپڑا فروخت ہوتا۔ مگر بنگالیوں کی چیخ پکار اور جلسے ہوئے ہیں انگریزی کپڑے کے سوداگر کہتے لائے ہیں ایک پیسہ کا بھی کسی نے نہیں لیا اگر یہی حال رہا تو سیکڑوں دکانداروں کا دیوالہ نکل جاوےگا۔

شاہ کابل کی مورچہ بندی

[illegible]

معافی چہ معنی دارد

[illegible]

گورکا پیٹ پھٹ گیا

[illegible]

بنگالیوں کی ڈانٹ

ہائی کورٹ کی وکالت چھوڑ کر بنگالی پڑھے لکھے ہوشیار جوان جو گورنمنٹ کے پیچھے پڑے ہیں اور بنگالہ کا جو شور و غوغا اٹھایا ہے ہمیں کامل یقین نہیں ہے کہ ان کی ڈانٹ ڈپٹ سے تاجرین کے نقصان کے متعلق بہت کچھ کمی ہوئی ہے ۔ اُن لوگوں نے ایک بڑا اہم کام یہ کیا کہ ایک طرف تو یہ انتظام کیا کہ ولایتی اشیا کی نسبت آپ کھائی تو کھائی اب کھاوین تو ہم قسم ہے اور ولایتی سوداگروں کو گورنمنٹ کے پیچھے لگا دیا کہ وہ ہاسٹل کے ادارے کے لئے قرض لیں جن میں اپنی پوزیشن کا واسطہ دیکر گورنمنٹ کی عنان بالمقابل بنگالہ کی طرف موڑ دیں ۔

دوسری طرف بنگالیوں نے بڑا واسطہ گورنمنٹ سے منسٹری سے لیتے اور ان کے تاکیدوں سے بنگالہ کی کاٹ چھانٹ کی کاٹ کرنا چاہتے ہیں بنگالی وکیلون اور بیرسٹروں نے مجمع جا کر گورنمنٹ کے مقابلے میں عملی خوبی کا یقین کرنا اور نادر ہوائی دلیلیں پیش کرنا لیا ہے کیونکہ ان کے ہاتھ میں تلوار بھی نہیں تو اپنے بال کی کھال کھینچنے والے بنگالیوں نے ایک بڑی میٹنگ کی اور یہ منتخب تو ہے کہ نتیجہ کا منتہا کر بزعم خود ایک نہایت تیز تلوار چلائی وہ نہ فولاد کی ہے نہ کاٹ کی ۔ مگر اس کا ایسا کاٹ ہے کہ سوائے لارڈ کرزن کے قلب مقناطیس کے اور کسی کو زخم پہنچا سکتی ہے ۔ وہ کہتے کہ تلوار ہے مگر درحقیقت کرزنی پولیٹیکل شمشیر کی میں ہے ۔ یعنے وہ قانون ہند کا ایک نمونہ ہے جسکا نمبر یہ ہے ۔ چنانچہ اسکا حوالہ دیکر مشرقی بنگالہ کے انسپکٹروں نے سکرٹری آف اسٹیٹ کو اس مضمون کا ۔ ۔ ۔ ۔

نوٹس ڈانٹ دیا

بہت کو پہنچتے ۔ وہاں پوشیش میں جواب دریافت فرمائے ۔ عظیم حکومت میں آپ نے بنگالہ کے ٹکڑے کرنے تو اجازت دے دی ۔ لیکن یہ بھی خبر ہے کہ حق ہے سیکرٹری آف اسٹیٹ کی جو سرزمین کا مشورہ نہ ہوا تھا ۔ دفعہ ۴۵ کو چپ چاپ فرمائے ۔ وہ تو صاف یہ لکھتی ہے کہ کسی قانون کے رو سے گورنر جنرل یا سکرٹری آف اسٹیٹ کو پریذیڈنسی بنگالہ کی نسبت یا تجاویز کا اختیار نہیں ۔

یوں تو گورنمنٹ ہر طرح مالک ہے مختار ہے ۔ اور مناسب اور عمارات بھی تھیں ۔ بلکہ ہمارا گوشت پوست ہڈی پسلی اور ناشتی بھات کا بخوبی ڈرا خون سب گورنمنٹ کی تر ہے ۔ لیکن پولیٹیکل تصرف اور تحکمانہ احکام کا ترجیب مزاج کہ اس شعر کے مصداق ہو سو واجب القتل اوسنے ٹھہرایا جو آیتوں سے روایتوں سے مجھے ہے ۔ ایسے بے موجب احکام کو گنوار کا لٹھ کہتے ہیں ۔ کہ نہ رنگ دیکھا نہ پٹھا ۔ اوٹھایا ۔ اور وہم سے رسید کر دیا ۔

قانون کے پتلے بنگالیوں نے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہماری عرضی پر توجہ نہ کی گئی ۔ یعنے تقسیم بنگالہ کا اعلان واپس نہ لیا گیا تو ہم بھی کسی ایسے مجکمہ میں مقدمہ چلا دیں گے ۔ جو تقسیم بنگالہ کے اعلان کو دور ہٹانے کا باعث ہو سکتا ہو گا ۔

ہندو کا ہونڈا اگر گاہی تو مطلب سے گریگا

کہا جاتا ہے کہ تقسیم بنگالہ پر دیسی عیسائی پادری بڑی ناراضی ظاہر کرتے ہیں ۔ اور ہمکو بھی جھٹ یقین آ گیا کہ یہ خبر صحیح ہوگی ۔ اس لئے کہ دیسی عیسائیوں کی تعداد کثیر کا زیادہ تر تعلق مشن سے ہے اور تقسیم بنگالہ سے مشن کی کاروبار کو نقصان پہونچنا یقینی ہے ۔ کیونکہ جب تک مشرقی بنگالہ کے اضلاع کی قوم بنگالہ کے ساتھ تھی یہی مسلمانوں میں کسی قسم کی تعلیم نہ پھیلی ۔ اور جہاں تک تعلیم نہیں پھیلی مشن آسانی سے کامیاب ہوئی ہے ۔ اب اس تقسیم سے جب یہ صوبہ کے مسلمانوں میں ترقی تعلیم کا ہونا ۔ اور مشن کے اثر کا گھٹنا ضرور ہونا یقینی بات ہے ۔ اب دیسی عیسائی اپنی بدبختیوں کو یا اپنی پھوٹی قسمتوں کو رو رہے ہیں تو تعجب کی کیا بات ہے ۔

اسیطرح کا ایک پرانا واقعہ ہے کہ جب مسٹر ملاباری اس کوشش میں تھے کہ ہندوستان میں صغر سنی کی شادی قانوناً جرم قرار دیجائے ۔ تو منچسٹر کے سوداگران پارچہ نے اس مسئلہ سے بڑے زور شور سے اختلاف کیا تھا وجہ اختلاف یہ تھی کہ بچے زیادہ تر صغر سنی ہی میں فوت ہوتے ہیں اسلئے صغر سنی کی شادی کے انسداد سے شادیوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور شادیوں کے گھٹنے سے کپڑوں کی تجارت کو نقصان پہنچیگا منچسٹر والے تو اپنی گرہ کا نقصان دیکھ

معرکہ آرائی

مغرب سے طلوع آفتاب

برآ اے آفتاب صبح امید
کہ در دست شب ہجران اسیرم

آج اکثر ناظرین اخبار ہمارے عنوان مضمون کو دیکھکر کان کھڑے کرینگے کہ یہ کیا ع مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال - یہاں تو یہ سمجھے ہیں کہ کیسی قیامت کا ان کا مردہ چرا - لیکن قیامت کا ذکر و تذکرہ تھی گیا - بعض رقیق القلب ناظرین کے پیٹ میں قراقر پڑ جائیگا - کہ آئین یہ طلوع آفتاب مغرب سے کیسا ہی لیکن وہ خوف دکھا گئیں ان کے لئے قیامت کے پورے ہونے کے واسطے بہت وقت ہے کیونکہ ہنوز اتنا قرب قیامت کی نشانی نہیں ہے - ہم ضرور اتنی کوان لیت کی کیا ہوا آئے - کیونکہ اس آفتاب سے ہماری مراد ہیں حضور پرنس آف ویلز جو مغرب سے مشرق کی سیر کو نکلے ہیں اور عنقریب یہ تشریف لا کر قدوم میمنت لزوم سے بمبئی کو رونق بخشینگے - جنکے پوشش تک معرفت فاقہ مست ہندوستانیوں کی یہ دعا بہت مشکل سے اور ایک مدت کے بعد مستجاب ہوئی ہے جنکا مدت سے کہ دو گھڑیاں وقت کو پری آجائے یہ حال پوچھیں نہ مگر ایک نظر دیکھیں تو یہ عاجز مستقبل ہوئی اور خوب با موقع نشانہ پر کھولی پڑی - لیکن اصل تو یوں ہے کہ ان کمبخت ہندوستانیوں کی تو تقدیر میں ہی عیش نشاط نہیں ہے لیکن مصیبتوں کے بعد تو یہ دن آیا لیکن منحوس تجھ بھی شائع معلوم کر کے جب ہندوستانیوں کی طرف نظر بچپن سے ہمیشہ مبتلا کا کہتے ہیں کہ

دل کالی چربی والو تم احمد کمبخت جاؤ - دل ہمارے لئے سولہ تولہ کے کھٹولے (خوش) ہیں پیش نہ پہنچے حضور پرنس آف ویلز نے ابھی سرزمین ہند پر قدم بھی نہیں رکھا تھا کہ قحط صاحب " ماں بکن ہن تیرا مہمان " بنکر آموجود ہوئے - اور لگے ہندوستان کی صفائی کرنے - ہندوستانی جو روز ازل سے کولہو کے بیل بنائے گئے ہیں اور پٹتے گھسٹتے جن کی عقل سلب ہو گئی ہے وہ ایک ایسے دوراندیش تھے جو کچھ اس مصیبت سے سبق حاصل کرتے بلکہ اوسکی مثال تو ایسی ہے سے کہ ہمی او دیا ہیں گے سختی حرارت جھیلیں گے وہ شکیے ہی تو لنگوٹی میں بھاگ کھیلینگے ایک طرف خانہ ویران قحط خان اپنے تمام لشکر سے ہندوستان کو پامال کر رہے ہیں دوسری طرف مرزا طاعون بیگ ہندوستانیوں سے اپنا بیگار لے رہے ہیں - تیسری طرف چرچڑے پوش ہندوستانی اپنی فاقہ مستی کا اظہار کر رہے ہیں - لیکن انکی آواز ایسی کہاں جو جہات ستہ پر جا کر خداوند نعمت کی بارگاہ تک پہنچے اور اگر شاید کبھی پہنچی بھی ہوگی تو خود ہمارا ہی سے جو ان کی قسمتوں کی کوتاہی سے بیچارے اور ان لٹی بدنصیبی ہوگی - لیکن خدا کا شکر ہے کہ انکی ماتم کے لئے کچھ رنگ لائی اور اب حضور پرنس آف ویلز بنفس نفیس خود یہاں تشریف لاتے ہیں سے وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں ؛

اس وقت جو وجہ ذکر طرح طرح کی اپنی ساری مصیبتوں کا مسکن بنا ہوا ہے لیکن وفا بر عالم کہ چونکہ حضور پرنس آف ویلز کے ساتھ بیگم صاحبہ ہے - اوسکا ایک ادنی سا نمونہ ہے کہ اہل ہند اپنی سب مصیبتوں اور تکلیفوں کو بھول کر اور ہندوستان کو جنت نشان بنا رہے ہیں - اگر ناواقف کہتے ہیں کہ یہ موٹے تمز ہے ہندوستانیوں کی کم عقلی ہے کہ ایک طرف تو ان کے بھائی فاقہ کشی کی مصیبتوں سے بچاؤ ناچار کر لبیک کہ رہے ہیں اور دوسری طرف جشن منانے جا رہے ہیں اگر حضور پرنس آف ویلز نے اوس بات کا ذرہ بھی خیال کیا - جو حضور لندن میں بیٹھے سن رہے ہیں کہ ہندوستانی چیتھڑے پوش اسقدر کنگال ہیں کہ زندگی بھر پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تو ان چیتھڑوں کو دیکھکر جن میں حضور کا استقبال ہوگا آخر فیصلہ یہ کرینگے کہ لارڈ کرزن نے جیسا کچھ اہل مشرق کو دروغ گو اور شکی جو بتا رہا وہ بالکل بجا کہا یہاں نہ تو فاقہ مست ہیں نہ چیتھڑے پوش بلکہ سب موٹے موٹے ہیں جن کی چربی نکالکر اگر فروخت کیجائے تو ہندوستان کے ایک سال کے محاصل کے برابر ہو - حالانکہ بات صرف اسقدر ہے جسکو غالب مرحوم دوسرے الفاظ میں یوں کہ گئے ہیں سے ان کے آنے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق ؛ وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے ؛ یہ ضرور ہے کہ فاقہ مست چیتھڑے پوش ہندوستانیوں میں یہ تاب یہ مجال یہ طاقت بھلا کہاں ؛ جو اس جگہ پر بھی سرکے بل پہنچ جائیں جہاں حضور پرنس آف ویلز کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوگا - اگر اتفاقیہ کوئی وہاں پہنچا بھی تو اسی غریب کی بیچارگی اور دھول دھپے ہوگی کہ جیب کا رومال تو یاد آ جائیگا اسلئے اہل کار کہ انکو ملک کے ہیں جواہر بھی خواہ بستے ہیں اور اہل ملک کو بچانے کو دوڑ کر ادھار رہے ہیں وہ انکی دستگیری کرینگے انکم ٹیکس رہائی

تمنا کہ بیا ایں ہست من شمع جان گداز م تو
صبح دلکشائی تو بہ بزم حسرت نہ بیم صبر م چو شمع
نمائی کہ زندگیت اینچنیں و وصال چنانکہ گفتم از
زہے بسوزم نے طاقت جدائی؛

المراقب

احقر العباد محمد حسین آزاد پانی پتی

جلسہ رجبی شریف

ملا جون کے گرد و نواح - انسان صورت ملک
خصال - جناب مولانا پنج بہادر زاد مجدہ - او
مولانا دستار مبارک بھیلی ذرہ دانشوری نایاب
چیز لایا ہوں جسکو دیکھکر فرشتوں کی بھی رال
ٹپک جائے تو بجا ہے دیکھئے صاحب اس
نعمت غیر مترقبہ کو صرف آپ ہی کیلئے نذر کرتا ہوں
اچھا لیجئے یہ تبرک جلسہ رجبی شریف ہے - سر پہ
رکھئے آنکھوں سے لگائیے - خوب کھائیے اور
دوست احباب کو کھلائیے - خوش قسمتی سمجھئے کہ ہم
آپکو وہاں بھیجا ہے میں رہنے جیسے یہاں آکر
محروم گئے - یا یوں سمجھ لیجئے کہ آپ بھی بڑے آدمی
ہیں - اس صوبہ اودھ میں ایسا جلسہ منعقد ہونا
بلکہ قیامت میں سے خیال کرنے کے قابل ہے دیکھئے
جلسے تو آپ بہت سے ہوں گے آج نواب صاحب
نے چلا نہایا ہے - آج کل کے انگریزوں کا میاد
اور اب بھی تمیز شیر اور مرغ کو رلانے اور جینے
نے ترسکا ماں جلسے آتے ہیں ہو رہے ہیں
لیا ہے اور مکہ دانیوں کی محفلیں گرم نظر آتی
ہیں لیکن واعظ و مذہب کے جلسے کرنے کو کسے شوق
کا کبھی توفیق نہیں ہوتی - مگر حسبنا اللہ جلسے کی
طرف متوجہ ہو سے تو مشاعرہ کی شہرادی و نیز
ہماری ملکیت علماء شریف کرنے کی ان
حقیقت کیا حالت قوم قابل اصلاح شہیں ہے

اگر غور فرمائیے تو آپکو معلوم ہو جائے کہ اس قوم
کا کسقدر قافیہ تنگ ہے اور اب تو کوئی ایسا
مضمون موزون کیجئے جس سے آپکی قوم کی پریشان
خاطری دور ہو - خیال زلف یار کے پھندے میں
کب تک پھنسے رہیں گے - اچھا اس تقریب سے اب
ہم درگذر کرتے ہیں کیونکہ صدا طوطی کی سنا کرنا
ہے نقار خانہ میں - جبکہ بڑے بڑے قومی خادم
کے لکچروں - علمائے دین کے وعظوں کا کچھ
اثر نہیں ہوتا تو ہماری تحریر کس شمار میں ہے - آمدم
برسر مطلب - اس جلسہ رجبی میں محفل میلاد رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیجاتی ہے اور چندہ
سے استقلال شیرینی وغیرہ روشنی ہوتا ہے جس میں
اہل اسلام اہل محلہ زیادہ شریک ہوتے ہیں
سنہ ۱۹۰۹ء سے یہ جلسہ ہر سال یہاں ماہ رجب
کیا جاتا ہے - باہر سے علمائے دین تشریف لاتے
ہیں - امسال بتاریخ ۲۰ و ۲۱ ماہ رجب شب پنجشنبہ بوقت
شب بہ اہتمام جناب منشی محمد باقر خان صاحب
بہادر قائمقام ڈپٹی کمشنر ضلع ہذا قرار پایا منشی
عظیم اللہ صاحب چیف ریڈر کے حسن انتظام
و منشی بشیر الدین صاحب و منظور الحق صاحب کی
سعی و کوشش سے کسی قسم کی بد عنوانی بھی ظہور
میں نہیں آنے پائی - مولانا ابو الفیض صاحب
ہوری شاہ محمد سلیمان صاحب علماء دین غازیپور
و پٹنہ سے تشریف لائے تھے - آخر الذکر مولوی
صاحب کا وعظ سمجھئے یا لکچر خیال فرمائیے کچھ
دنیا و پہلو لئے ہوئے تھا جس سے حاضرین محفل
کی خصوصیت کے ساتھ دلبستگی ہوئی - اور اسا
میں شک بھی نہیں ہے کہ فی زمانہ ایسے ہی
واعظ کی ضرورت بھی ہے - استاد سعدی
صاحب فرماتے ہیں کہ چو زمانہ با تو نسازد تو با
زمانہ بساز - دوسری شب آپنے حال معراج شریف

کا عجیب پیرایہ میں بیان فرمایا - دو سرے
روز آپکا اخلاق پر لکچر تھا جسکو آپنے بڑی خوش
اسلوبی کے ساتھ نبھایا - جسنے ہر شخص کو آپکے
دلپر خاص اثر کیا - اس جلسہ میں دو ہزار کی تعداد
آدمیوں کا اژدحام عام تھا اور باوجودیکہ کہ
یہاں ناچ تھا نہ رنگ - قوالی تھی نہ غزل خوانی
پھر بھی آدمی پر آدمی گرا پڑتا تھا - طرفہ تماشا
یہ کہ ہر ایک دم بخود تھا - سبحان اللہ خیر
و برکت کو ملاحظہ کیجئے - کبھی کوئی جلسے یا نمائش
ہم تو معجزہ کہیں گے - کیونکہ یہاں بارش اس
درجہ ہو رہی تھی جو کبھی دیکھی نہ سنی جسکی وجہ سے
منتظمان جلسہ کو سخت تشویش دامنگیر تھی کہ
جلسہ کہاں کیا جائیگا مگر شان ایزدی دیکھئے
کہ پانی تو پانی بادل تک صورت نہ تھا ہو گئے
اور جلسہ نہایت عمدگی کے ساتھ بلا خلش و خرخشہ
سر انجام پایا - خداوند عالم اسی طرح ہمیشہ اہل
اسلام کو قومی ہمدردی کی توفیق دے - اور قوم
اسلام میں خیر و برکت ہو - آمین - اچھا بندہ
درگاہ رخصت ہوتے ہیں بشرط زندگی سال آئندہ
پھر آپکا منہ میٹھا کریں گے

المشتہر

خادم قوم منتظر ڈی - او - از سلطان گنج

آن ذرا پنج خان اسی شمنا

چار بجے چکے ہیں بلی گرمی خاتم جو دن بھر ہم کو
جلسا رہی تھی اب کا فور ہوتی چلی ہیں اب
عاشقان کی طرح ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آ کر
مشام جان کو تازہ بنا رہے ہیں گفتا یہ عوش
باہر کی محنت سے تھک کر خانۂ مغرب میں آرام
کرنے کے لئے تیاری کر رہا ہے - منشی اور
کار و بار کی حضرات اپنے اپنے کاموں سے

جھنکار پاکر دل بہلانے اور مستی اوتار نیکو سر گشت
کر رہے ہیں۔ شوقین مزاج اسوقت اپنے کو کسی
دولہن کے مانند سنوار کر نہایت بانکپن سے سیر گاہوں
کو ہو، خود ہی کے بیچ خراماں خراماں جا رہے
ہیں۔ ہم نے بھی اسوقت مکان میں بیٹھے
رہنا مناسب نجانکر لنگر کی چال بنا کے چوپاٹی
کی طرف زور و باشد کی ٹھہرا دی۔ شہر بمبئی میں
یہ جگہ نہایت پُر فضا ہے۔ سمندر کی موجیں
کنارے کے پتھروں سے سر ٹکرا رہی ہیں۔ اور انکے
مقابل نہایت عمدہ باغ اس دلچسپی کو دوبالا
کرنے کو موجود ہے۔ عصر کے بعد اسکی رونق
دو چند ہی نہیں بلکہ ہزار پر دس چند ہو جاتی
ہے۔ مہ جبین زہرہ پیکر لیڈیاں اپنی قیامت خیز
چال سے پھر رہی ہیں۔ کس جانب مجموعہ زرین
پتلی کمر لچکاتے ہوئے اور ٹھا ٹھک ٹھمک کے تر
بجرے لطیف سیر حاصل کر رہی ہیں۔ میرے دو بت
چپاتی ہوا بکس نازو ادا سے نگاہوں کے
تیر پھینکتے ہوئے غزال صحرا کی طرح چھلانگ مار رہی
ہے۔ نور کے سانچے میں ڈھلا ہوا بدن۔ اور
ادھر سیر بانکپن ایک منچلے کو اپنی جانب کھینچے
بغیر نہ رہے۔ ان سحر چشموں کی نظر نہایت جیسر
ہوئی۔ پہرے دیوانہ بنائے بغیر نہیں بنتے۔
اللہ اللہ حسن میں کیا مقناطیسی اثر ہے کہ جہاں
کسی حسین کو دیکھا اور دل مچل گیا۔ اور یہ شعر
زبان پر سے ترا و شان ترقی کرے قیامت کی :
ترا شباب بڑھے عمر جاودان کی طرح : یہاں
آزاد خوش نظارہ بازی کا مزا لوٹتے ہیں۔ تاہم
چشم سے نگاہیں نکل کر حسینوں کے عارض صفا
سے لطف بوسہ بازی کا حاصل کر رہی ہیں۔ ایں
بیچ پر دو شخص مختلف وضع کے بیٹھے ہوئے
کیا گپیں شپیں کر رہے ہیں۔ آ گئے ناظرین ہم بھی

مشین دیکھنا یہ ہمارے مفید مطلب ہو۔ (ایک شخص)
یار حامد آج ایسا لباس زیب تن فرمایا ہے کہ
نگاہ اولین میں بندہ آپکو شناخت نکرسکا۔
کوٹ پتلون۔ اور اسپہ ہیٹ سر پر کیپ جیرف
قوم کی کسر ہے۔ ورنہ خاصے..... بیچارے بجنبہ
تو پیرٹ ہیں (حامد) مائی فرینڈ سعید آیم
کو آیڈ ویل (سعید) معاف آپ تکے کون ہی
انگریزی بگھارنے کو کونسا موقعہ تھا۔ یاروں کو معلوم
ہے آپنے حال میں اسس علم میں سرٹیفکٹ حاصل
کیا ہے۔ ذرا کرم اپنی مادری زبان میں تشریف
گفتگو کیجئے۔ (حامد) مجھے ان کالے ہالونو
کے چال چلن سے بیحد نفرت ہے۔ ابتک ہی
پرانی وضع و لباس۔ رسم و رواج پر ڈٹے ہوئے
ہیں ذرہ ترقی نہیں کرتے (سعید) سبحان اللہ
انگریزی پڑھنے سے آپ کیا یورپین ہو گئے
حضرت آپ بھی اسی خاندان کے چشم و چراغ
ہیں آپکی اس گل افشانی سے مجھے خوف ہے کہ
کہیں اس مثل کے مصداق نہ ہو جائے کہ ہنس
کی چال چلا اور اپنی چال بھی بھول گیا۔ اپنی ملکی
طرز معاشرت کو چشم حقارت سے دیکھنا مناسب
نہیں (حامد) یار یہ میرا کہنا ہے کہ جب تمام
عالم میں ترقی کی دھوم مچی ہوئی ہے اور ہر ایک
عروج کے بلند مکان پر پہنچنا چاہتا ہے۔ ہمکو
بھی چاہئے کہ میدان ترقی میں تیز روی کو کام
میں لائیں (سعید) بیشک دورِ حاضرہ میں ترقی
کی اشد ضرورت ہے لیکن اس ترقی کو جسکے
باعث وطنی طرز معاشرت سے نفرت ہو سات
سلام۔ واہ یہ بھی کوئی ترقی ہے کہ اپنے بزرگان
والا شان کی باتوں سے انحراف کیا جائے۔ جناب
ہی ارشاد کریں کہ آپنے کس کس چیز میں ترقی
کی ہے (حامد) آپ نے کو چشم بینا نہیں

انگریزی ہی پڑھی ہے سر ٹیٹ بلکہ گھر میں ناچا بیکا
اچکن کرتے پاجامے کی بجائے۔ کوٹ پتلون۔
واسکوٹ برتنے لگے نئی روشنی کی جماعت
میں نام لکھایا۔ تعلیمیافتہ کہلائے۔ (سعید)
برین عقل و دانش بباید گریست۔ کیا جناب یہی ترقی
کی اپنے ملکی بھائیوں کو ہدایت کریں گے۔ یہی
ارشاد کریں کہ اس ترقی سے قوم کو کیا فائدہ
ہوا۔ نئی روشنی کے عوض آپ قدیمی تاریکی میں
پڑے رہتے تو اچھا تھا۔ اس نئی روشنی کا اثر جناب
پر یہ ہوا کہ اپنے ملکی طرز معاشرت سے متنفر ہو کر
یورپین رسم و رواج کے والہ و شیدا ہو گئے۔ ملکی
ترقی کے لئے لازم ہے کہ اپنے وطن کی اشیاء
اور صنعت و حرفت کو عروج پہنچانے کی کوشش
کریں۔ ہمارے بھائی یہ نہیں سمجھتے کہ یہ لباس
اور کوٹ پتلون بالکل واہیات ہیں بلکہ ہر ملک
و ہر رسم و رواج باشندگان یورپ کا یہ ملکی اور
قومی لباس ہے جس سے انگریز قومی لباس پتہ لگتا ہے
انکے مقابل ہمیں اپنے ملکی لباس اور طرز معاشرت
میں بہت بہت نقصان ہوئے۔ چنانچہ تجربہ خود اس کا
شاہد ہے۔ عزیزم ترقی کا راز اتحاد قوم اور
الفت وطن میں بند ہے۔ تاوقتیکہ ہم میں محبت
قوم نہو اور الفت خون رگوں میں موجزن نہو اور
اپنے کو خادم قوم تصور نکریں ترقی امر محال ہے
صرف یورپین رسم و رواج کے غلام بننے سے
قومی ترقی نہیں ہو سکتی۔ ذرا آنکھ اٹھا کر یورپ
اقوام کو دیکھئے کہ باوجود اپنے ملک سے ہزاروں
کوس دور رہنے پر بھی اپنی طرز معاشرت کو قائم
رکھے ہوئے ہیں اور عالم غربت میں بھی اپنے ملک
کی صنعت و حرفت کو بڑھانے میں ساعی رہتے
ہیں۔ ہند کی بدقسمتی کو ملاحظہ کیجئے کہ ایکطرف ملکیت
میں رہنے والے میاں کے علم و ہنر اور طرز معاشرت کو

کو سیون دور جا گئے ہین خبر کی اگر گئے جو ہنگر رنگا رنگ کہلاتے ہین ۔ اور یہ عجیب ذہنیتہ وار تقریر کرتے ہین ۔ ان جوتے پر مین ترغیب کوئی عمل ثبوت دیا گیا ہے دیکھتے ہین کہ ہندو صنعت و حرفت کی تعلیم کے کوئی ٹیکنیکل کالج ہنوز کے جاری کیا ہے ۔ اب تک تعلیم ہونے عبارت مسلمانون کو سے سبب ہین کہ مستورات کو فرقہ ڈکور کی طرح آزادی دیکھا تے اور یورپ مین لیڈیون کے متحد کیے ہند جبر مردون کی بغل مین ہاتھ ڈالے گھومتے اور ڈانس مین ترقی کے لئے لازم ہے کہ ہماری قوم علم و ہنر کی دولت سے مالا مال ہو اور ساتھ ہی اتحاد و محبت پیدا کرین ایسے نسخہ ترقی ایک جنا ہے ۔ (باقی پھر کسی وقت)

راقم

قوم کی الفت اگر پیدا ہو
پھر ترقی ایک ہے امر محال

بقلم

آپکا خادم لسان الصدق

وہ پنجابا درست ! اجی حضرت ۔ کچھ خبر بھی ہے ملبوس عشرہ ختم ہوا ۔ پھر نئے پرانے بند ہو گئے ہین آجکل ۔ سادون کا میلہ یہان بڑی دھوم کے ساتھ ہوتا ہے ۔ جو کچھ دیکھا کس طرح بیان کرون ہر جگہ رنگ برنگی ہندوستانی فرشباش مزہ گھومتے ہین آئین کرواہی واہ ۔ ہر ایک حسین زخمی چیرہ کا گمان ہوتا تھا ۔ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کہ ابھی اوقات سے آگئی ہے سنبل سلا کیا تھا گویا اللہ کا دکھانا تھا ۔ دیکھو ہوس دریائی ہمت چاہیے ۔ عبد الحق ۔ پنجابی میل ۔ بات یہ ہے کہ وہ بھی کیا کوئی گزران کے وہ شخص ہو ۔

قدم جما کے ۔ پونکتے ہی جہان ذہن مین غرق ہو جاتے اور اگر لوگ ان سے دل چسپی کو دور کرنے ہو گئے تو بہر حال گردن سے مسلسل کر سینہ بہ کمر ہو جاتی ہوئی جماعت شہرت سے میدان سلطنت کو خوشنما گزرنے مین جاگزین حسن و جمال کی جانچ پرتال تو ممکن ہی نہین ۔ غرض یہ کہ بیکو گھونٹ کھا رہے اپنے بیکس مضطرب دل کو وضو ہاتھون کی دیدہ نظرون سے بچا گئے لٹے ہو کر واپس آگئے ۔ اس تھوڑے سے سفر مین ایک نئے مرتبہ کا انکشاف ہوا ۔ صانع قدرت کی صنعت کا اظہار تو ان حدو شہرون کے معائنہ سے ہو ہی چکا تھا مگر ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ زمین گول واقع ہوئی ہے کیونکہ ہر جانب کو ٹھوکے سیل کی طرح چارون طرف پھر پھر کر بیابان لگے رہین کو گئے ۔ ہم سب نے مدگار کی کہانی کرتے ہی بجلی ہے ۔ اگر چند سنتری دل پرستش ڈھونڈا ہو تا تو غریب بیچارون کی صنف کی بیٹی لینی ہوئی کسی کونے مین نظر آتی ۔ اور امراء کے بھی ٹھاٹ گم صم دکھائی دیتے ۔ تہوار شروع درجہ پہنچ چکا تھا بڑے بڑے صاحب ثروت لوگون کے چھکے چھوٹ چکے تھے ۔ اور کہہ رہے تھے کہ گرمی اسکا باران رہا تو پارہ کی چکیے پہنچے گا دسون وساعات تین کانسے ہی مالات زبردست ہین گے بشکر ہے کہ دوا گست کی شب کو ترو دل باران رحمت نے غریب اور امیر کی ڈھارس بندھا دی ۔ گو کافی طور پر بارش نہین ہوئی ہے ۔ مگر قابل تسکین ضرور ہو گئی ۔ اسی اثنا مین ہمارے ایک کرمفرما کے خسر کی بیٹی کے بھائی پیٹنے بیٹھے ۔ چاہئی پیتی بیوہ اور بیٹر عمر کی مشغولیت ۔ نکل بچونے کی بابت خبر سنائی مبہم سے ۔ بنہو ۔ ۔ ۔

نکاح ہونے پر ہم نے اگر مہمانی کھائی تو نہایت نے معوت کی بابرین گے جو عاکر ۔

راقم

بیان سعدادی

بقلم

ظریف الزمان کرسوی

عجیب و غریب نقشہ

ہمارے دفتر مین نقشہ شجرہ بادشاہان اسلام جو حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اینکہ ہر ایک ملک میں گزرے ہین موجود ہین ۔ شجرہ کیا ہے گویا دریا کو کوزے مین بند کیا ہے ۔ تاریخ دانون کے لئے نہایت مفید چیز ہے قیمت معہ محصول ڈاک ۸ عہ (بغیرہ ڈھائی آنہ کے ٹکٹ بھیجے ہوئے کوئی صاحب خواہش نہ کرین ۔ ورنہ درخواست داخل دفتر ہوگی) دفتر پنجاب ہمارے سے مل سکتے ہین ۔

ضروری اطلاع

جو خریدار اپنا پتہ بدلنا چاہین وہ چٹ نمبر یا سابق پتہ ضرور تحریر فرمائین ۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا آدھ آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے ۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ۔ نسخہ پنجاب ہمارے کے ہر کے ٹکٹ آنے چاہئین ۔ خریداران نمبر اول سے سالانہ قیمت للعہ ۔ جن کو دبیز کاغذ کا پرچہ بہادر بھیجا جاتا ہے اور جنکی ڈاک سب سے پہلے دفتر سے روانہ کی جاتی ہے ۔

Doan's medicines

نمبر ۱

ایک ماں اور اوسکے بچے

اگنز ٹریس

[illegible] ساؤتھ روڈ

نارتھ شیلڈز انگلینڈ

دیگر ماؤں کے فائدہ کیلئے مجھے کہنا چاہیے کہ تمہاری ڈونس کی دافع درد پشت اور گردوں کی گولیوں نے مجھے کسقدر مدد دی ہے۔

میں اسقدر توانا کبھی نہیں تھی مجھے درد گردہ کی شدت اور تکالیف جو میرے بچپنے میں شروع ہوئی تھیں بخوبی یاد ہیں جبکہ [illegible] سال کی میری عمر تھی اور میں بعض وقت روتی رہتی تھی درد کے مارے بالکل ماندی ہو جاتی تھی اور مجھکو اپنا سارا دن بستر پر گذارنا پڑتا۔ رات کو بھی مجھکو آرام سے نیند نصیب نہ ہوتی جوں جوں میری عمر بڑھتی گئی ویسے ہی میری حالت اور زیادہ خراب ہوتی گئی کبھی حیض وقت پر ایام شروع ہوئے اختلاج قلب ہمیشہ درد سر رہا کرتا اور ضعف طاری رہتا۔ سولہ اور سترہ سال کے درمیان میں ایک قدم بمشکل چل سکتی تھی اگر چلی بھی تو بستر آرام کی ضرورت لاحق ہوتی اگر زیادہ حرکت کرتی تو اسی وقت گر پڑتی اس وقت [illegible] کے مارے تمام جسم لرزتا تھا اور تمام پشت میں درد ہوتا تھا اور بے چینی و بیقراری طاری رہتی تھی۔

[illegible] میں ڈاکٹر [illegible] دوا کا استعمال کرتی مگر بے سود۔ میری [illegible] سالگرہ کے بعد [illegible] ایام بھی وقت پر آنے لگے اور صحت میں کسیقدر اصلاح ہوئی اگرچہ ابتک کبھی کبھی درد پشت، درد سر اور کمزوری کا دورہ ہو جایا کرتا ہے [illegible] سال کی عمر میں میری شادی ہوئی کل [illegible] بچے ہوئے۔ پانچویں کی پیدائش سے بیشتر مجھے ڈونس کی درد پشت اور درد گردہ کی گولیاں استعمال کرنی شروع کیں جنکے پیدا ہونے پر [illegible] زندہ رہا دوسرا مر گیا اور تیسرا ایک زندہ ہے اور چوتھا تو صرف [illegible] روز تک ہی اس دنیا کی ہوا کھا سکا۔ اور پانچواں تین ہفتہ [illegible] ہو گیا [illegible] بذریعہ بالا ڈاکٹر کی ایجاد کی ہوئی گولیوں کا استعمال شروع کیا۔ [illegible] میں نے [illegible] بڑی تعریف سنی تھی پہلے ہی [illegible] نے مجھے بڑا فائدہ پہنچایا اور دوسرا اثر یہ کیا جسنے درد پشت ہی کو موقوف نہیں کر دیا بلکہ کسی قدر صحت جسمانی کو بھی افاقہ ہوا اور میری اشتہا بھی بڑھ گئی میں نے دوا کا استعمال جاری ہی رکھا۔ ہر لمحہ اور ہر پل میری حالت بہتر ہوتی گئی اسکے چند روز بعد مجھے چھٹا بچہ پیدا ہوا۔ حرف بحرف [illegible] صحت کی حالت میں پیدا ہوا اور اسکی جسمانی حالت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ درحقیقت ان بچوں [illegible] بدرجہا بہتر ہے جو ابتک زندہ ہیں [illegible] اگرچہ میں نے ڈونس کی [illegible] درد پشت و درد گردہ کی [illegible] استعمال کی ہیں اور میرا تجربہ ہے [illegible] اپنے بچے پر فائدہ بخشتا ہے [illegible] بچہ گہری نیند [illegible] ہے۔ میری [illegible] سالوں کے بعد اب میں [illegible] ہوں۔

براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیجئے اور میں بہت ہی خوش ہونگی اگر دیگر مائیں میرے تجربہ سے فائدہ حاصل کرینگی۔

(دستخط) مسس [illegible] ایچ میلر

ڈونس صاحب کی مجرب دافع درد پشت و درد گردہ کی ڈبیہ [illegible] روپیہ قیمت پر مل سکتی ہیں۔ اگر [illegible] خریدنا ہو تو [illegible] قیمت [illegible] روپیہ [illegible] ہر ایک دوافروشوں کے یہاں سے مل سکتی ہیں یا براہ راست [illegible] فاسٹر میکلین کمپنی [illegible] ڈسٹرکٹ لنڈن انگلینڈ

قیمت پیشگی آنے پر ڈاک کا محصول دیا جائیگا۔

بغیۃ المحتاج بترجمۃ المنہاج

منہاج الطالبین جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں [illegible] کتاب ہے اور جسکے مصنف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آجتک عربی میں [illegible] اردو [illegible] اس سے بہرہ مند نہیں ہو سکتے تھے اس وقت [illegible] جناب [illegible] مولانا مولوی حکیم شیخ احمد صاحب [illegible] نے [illegible] ترجمہ فرمایا [illegible] عربی کے ساتھ [illegible] اپنی قوم اور ملک کے فائدہ کے خیال سے اسکی اشاعت کا انتظام کیا ہے اس کتاب کی [illegible] جلد [illegible] عنقریب [illegible] شائع ہوگی [illegible] قیمت [illegible] امید ہے کہ شائقین علم فقہ بہت جلد خریدار [illegible] ہونگے [illegible]۔

المشتہر مولوی محمد [illegible] مطبع [illegible] بیروت [illegible]

بفضلہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

مختصر فہرست [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

مجموعہ صنائع نادرہ

[illegible] قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible] قیمت [illegible] [illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

پیرس کا مشہور اخبار متاثر مضامین لکھکر خلیفہ بازن کا انکشاف کر رہا ہے - ایک مضمون مین ظاہر کرتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ انگلستان نے فرانس کے سابق وزیر خارجہ ایم ڈیلکاسی کو خواہش ظاہر کی تہی کہ وہ اپنی بحری قوت فراہم کرے اور نہر کیل پر قبضہ جما لے - اور ایک لاکھ سپاہ مقام شلیسوگ ہولسٹن پر اتار دے اگر فرانس اسپر عملدرآمد کرے تو برطانیہ نے اس درخواست کو تحریری طور پر پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تہا -

مقام نیروبی سے [illegible] کے خلاف مشرقی افریقہ مین ایک مہم بہیجنے کی تیاریان ہو رہی ہین - اس مہم مین ۱۰۰۰۰ سپاہی ہونگے بڑی عظیم الشان توپین اور دو [illegible] ہونگی جو باغیون کو سرزمین سے مجبور کرینگی -

بیک سو [illegible] پانچ [illegible] ستارہ دے کہ جنگ کی سرگردگی مین [illegible] کی ہے کہ حتی الامکان موجودہ شورش [illegible] کو فرو کر دیا جائے - اور [illegible] ہو کے ایک شاہ وقت انتخاب کیا جاوے -

طفلس اور باکو کے چند باغی کی [illegible] وزیر [illegible] مشہور روسی مقام [illegible] مین

مزدورون نے ہڑتال مچا دی ہے لہذا کوئی اخبار طبع نہین ہو سکتا - پولیس اور ہڑتال مچانیوالون مین اسی اثنا مین کئی مرتبہ کشمکش ہو گئی -

آج مقام [illegible] مین ایک جلسہ منعقد کیا گیا تہا جسمین سر ڈبلیو ویڈربرن اور مسٹر گوکہلے حاضر تہے اور تقسیم بنگالہ کے مسئلے پر شد و مد کے ساتھ تقریرین کی گئین - مسٹر گوکہلے نے ہندوستانی ملکی انتظامات پر سخت اعتراض کئے اور ملکی ساخت کی اشیا ملک مین استعمال کرنے اور غیر ملکی سے نفرت ظاہر کرنے کی حمایت کی اور کہا کہ اسکا خاص منشا یہ ہے کہ اہل ہند کی اصلی شکایتون سے لوگون کے کان آشنا ہون - مسٹر گوکہلے نے اہل لنکاشائر سے استدعا کی کہ وہ اہل ہند پر ہرگز اپنا غصہ نہ ظاہر کرین کیونکہ وہ بالکل بیکس و بےبس ہین - فی الحقیقت غصہ کے قابل ہند کے حکمران ہین جو آجکل روسی طرز پر ہند مین ہین اور حکومت کر رہے ہین -

روسی جنگی کشتی گیڈامک جو اثنا جنگ مین غرقاب ہو گئی تہی - وہ دوبارہ جاپانیون نے پورٹ آرتہر مین تیرا لی ہے -

عساکر عثمانیہ نے مقام [illegible] کا بلا مزاحمت قبضہ کر لیا ہے - یہان سے [illegible]

سپاہ [illegible] کی جانب کوچ کریگی - جو باغیون کے سرغنہ کا مستحکم قلعہ شمار کیا جاتا ہے -

ٹفلس [illegible] مین عام طور پر مارشل لا جاری ہو گیا ہے - کیونکہ وہان کے مزدورون نے ہڑتال مچا دی ہے -

جنرل کوندراٹینکو محافظ پورٹ آرتہر کی لاش سینٹ پیٹرزبرگ مین لائی گئی - جسے بڑی فوجی عزت دی گئی -

ایک گروہ نے ماسکو مین گورنر جنرل کے مکان پر حملہ کر دیا - کاسک سپاہ نے ان پر گولیان چلائین -

راجپوتانہ میں پرنس آف ویلز صرف تین جگہ قیام فرمائینگے۔ اودے پور۔ بیکانیر۔ جے پور۔

قریہ اسمٰعیل خان مین ریلوے ایجنسی کے کلرکون کو بقدر دس روپیہ کی قید۔ یہ جرمانہ ہوا

کانگڑہ کے زلزلہ فنڈ مین ممالک وسطی کو کل ۰۰۰،۳۹ روپیہ وصول ہوا۔

فوج سفر مینا وادی کانگڑہ کلو مین زلزلہ کی مرمت کا کام ختم کر کے رڑکی کو واپس آئی۔

سیالکوٹ کے بیلا گھور شاہ مین گھوڑے اور دیگر مویشی ۵۰ ہزار کے قریب ۵ لاکھ ہزار روپیہ کا مال ضائع ہوا۔

مشرقی بنگالہ کے نئے صوبہ کا گزٹ بھی ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے ڈھاکہ یا شیلانگ سے جاری ہونیوالا ہے۔

کلکتہ مین تین پولیس جیون کو ۴۔۴ ماہ قید سخت کی سزا ملی۔ انہون نے کئی بنگالیون کو حبس بیجا مین رکھا تھا۔ جنکو سرکار نے رہا کر دیا۔

شاہ جہانپور کی بال بیوہ سپر جارک کمیٹی نے پچھلے سال ۱۲۰ بیواؤن کی شادیان کرائین۔

کلکتہ مین گورنمنٹ پریس کے ۱۰۰ کمپازیٹر جو بے بگڑ گئے۔ خالی سرخیون کی دھمکی ہے۔

کلکتہ مین سرکاری اخبارون کا نیلام یکم نومبر کو ۱۱ بجے شروع کرونگے۔

ممالک وسطی مین گوندیا چاندہ ریلوے جلد شروع کرین گے۔

حال مین ایک پیشینگوئی لگی ہے (۱) ایک مغل کی عمر دراز ہوگی اور یہ اپنے اقبال سے ایک انقلاب عظیم انگلستان مین دیکھین گے جو ۱۹۰۸ء مین ہوگا۔ (۲) لارڈ کرزن ولایت مین بھی خاموش نہ بیٹھین گے ۱۹۰۸ء مین انکی خلیہ سازشین خوفناک صورت مین ظاہر ہو گی۔ (۳) لارڈ منٹو کا زمانہ ہندوستان مین پر آشوب ہوگا۔ ہندوستانی اتفاق اسقدر بڑھیگا کہ جسکی امید نہین کیجا سکتی۔ سرحدی شورشین خوفناک اور خونخوار ثابت ہونگی۔ ان کے زمانہ مین امیر کابل دوسرا مقرر ہوگا۔ (۴) لارڈ منٹو کے بعد تین لارڈ اور آئینگے۔ پھر گورنمنٹ دوسرا پہلو اختیار کریگی۔ (۵) ہندوستانی نواب اور راجے بہت نقصان اٹھائینگے۔ اور ایک راجہ گدی سے اتارا جائیگا۔ (۶) طاعون معدوم ہو جائیگا۔ لیکن ہیضہ اور جاڑا اور بخار کی کثرت ہو گی۔ (۷) دہلی مین جو دربار پرنس آف ویلز کے لیے اجتماع افواج کا ہونیوالا ہے وہ ہرگز نہ ہو سکیگا۔ کسی خاص وجہ سے یہ اہتمام بند کر دیا جائیگا۔

لڑکانا سندھ مین اس ہفتے ۱۰۳ اشخاص مشرف باسلام ہو گئے۔ ابھی یہ کام شروع ہوا ہے آئندہ اس سے زیادہ ترقی کی امید ہے

لارڈ کرزن نے کلکتہ کے عجائب خانہ کیلیے مندرجہ ذیل اشیاء ارسال کی ہین۔ ایک بھوٹانی گورنر کی ٹوپی ایک بھوٹانی عورت کی ریشمی پوشاک۔ چند دیگر بھوٹانی کپڑے۔ ایک بھوٹانی ٹوکری۔ یہ تمام چیزین آپ کو یو ونگن یک نے معہ ایک خط کے بھیجی تھین۔

پونا مین ہندو لڑکیون (ہندو بیوہ عورتون کی تعلیمگاہ) قائم کیگئی ہے۔ جہان ۱۰ عورتین تعلیم پا کر باشائستہ پنون سے کام کرتی ہین۔ انکی ترقی کی نسبت بہت کوشش کیجاتی ہے۔

گورنمنٹ پریس کلکتہ کے تین سو کمپوزیٹر موقوف کئے گئے۔ اسپر اندیشہ ہے کہ اتفاق کا شور رفع نہین ہوتا ہے۔

کلکتہ مین سرکاری تارگھر کے چپراسی سخت قواعد کے شاکی ہین۔ کام بند رکھنے سے جبکہ باز رکھے گئے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے ۰۰ [illegible] نے بھی ایکا کر کے کام بند کر دیا۔ اسکی وبا بے طرح پھیلی ہوئی ہے۔

نیلگرا مین سخت بارش سے کئی پل بہ گئے گر رہی ہین۔ دو سانی لاشین ملین۔ جنمین ایک کسی فرنگی کی ہے۔

سلطان بور ریلوے نے ۳ ہزار پونڈ حجاز ریلوے فنڈ کیلیے حضرت جلالت مآب کی خدمت مین بعد ایک عریضہ کے ارسال کیا ہے۔ عریضہ کا مضمون یہ ہے کہ حکومت ہالینڈ نے ہم مسلمانون پر سخت ظلم کئے ہین۔ اور ابھی دن بدن ان ظلمون کی زیادتی چلی جاتی ہے۔ سخت بد معاملہ حکومت ہالینڈ کے زیر دنیا مین کوئی کم ہو گی۔

افواج ہالینڈ اور سلطان بور ریلوے کی فوجون مین آخر معرکہ مقابلہ ہوا جس مین سلطان کی فوجون کو شکست ہوئی اور اب ہے موقع اجتماع سے ہٹ کر دوسرے مقام پر چلی گئین۔

شام حدیدہ مینا مین فرنطینہ کی عمارت ۹۰ ہزار لیرہ کے صرف سے اور وسیع کی گئی تاکہ حج لوگون کو تکلیف نہ ہونے پائے۔

بلدہ اور حسر ملاقہ طرابلس الغرب مین حضرت سلطان المعظم کی منظوری سے ایک کارخانہ مشین سکونکا ہو لگا گیا ہے۔

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید صاحب خان مولوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا